میلاد شاہ خوبرو کی دھوم چار سو
دیوے تہانی شاہ کو ہر گل کی آرزو

قدسی چمن میں سالگرہ کی بہار ہے
کلیوں کے لب پہ مدح و ثنا کا خمُار ہے
فردوس کی فضا ہے تو باغِ ارم کی بو

برہان دیں حضور کا رشکِ قمر ہے تو
مولد قدر کی رات کا عالی قدر ہے تو
برہان دیں سا مہرباں ہمشان ہوُ بہوُ

بشری تیرا وجود ہے بخشش کے واسطے
مغفور ذنب ہو گئے ہم نادمین کے
عفو و کرم کے تاجدار اے شاہ نیک خوُ

خاکی ہماری جان کو سونا بنا دیا
کمتر تھے ہم کو علم سے یکتا بنا دیا
فصلِ شرف پہ آپکی نظروں سے ہے نمُو

رحمت نبی کی حیدر و زہرا کی تو عطا
خلقِ حسن کا حسُن ہے شبیر کی دعا
شانات پنجتن کی ہیں سب تیرے روبرو

میلاد کی ہزاروں بہاروں دکھائے رب
صحت میں عمر شاہ کا گلشن کھلائے رب
باقی رہے جہان میں اے سیف دین تو

دلشاد ہو کے بخش دے ارمان شاہ دیں
تو ہو جہاں قدم تلے ہم بیٹھیں مؤمنیں
دونوں جہاں میں رکھنا جمالی کی آبرو